سودا

کردار

مرکزی		ثانوی	
1- بلّو بندر والا	(60 سالہ آدمی)	1- جھمکی کا باپ	(60 سالہ آدمی)
2- بانو	(35 سالہ عورت)	2- منا (رحیمو کا بیٹا)	(دو سالہ بچہ)
3- ندامت	(60 سالہ عورت)	3- جنتے	(40 سالہ عورت)
4- رحیمو	(35 سالہ مرد)	4- جنتے کا بیٹا	(ایک سالہ بچہ)
5- جھمکی	(20 سالہ لڑکی)	5- ایک مرد	
		6- دوسرا مرد	
		7- تیسرا مرد	

لوکیشنز

-1	بلّو کی جھونپڑی	-7	ہوٹل (کھوکھا)
-2	رحیمو کی جھونپڑی	-8	میدان
-3	جھمکی کی جھونپڑی	-9	بستی
-4	سڑک	-10	سڑک
-5	ساحل سمندر	-11	پارکنگ لاٹ
-6	پارک	-12	سگنل

منظر: 1

وقت	:	دن
جگہ	:	میدان
کردار	:	بلّو

رسی گلے میں باندھے بندریا ڈگڈگی کی آواز پر سر پر ہاتھ رکھے ناچ رہی ہے۔ رسی کا سرا بلّو کے ہاتھ میں ہے اور اُس کے دوسرے ہاتھ میں ایک ڈگڈگی ہے جسے وہ بجا رہا ہے۔ وہ خود پیروں کے بل زمین پر بیٹھا ہوا ہے۔ ایک دائرے کی شکل میں چند بچے اور لوگ اُس کے اور بندریا کے گرد کھڑے ہیں۔ بلّو کا حلیہ ملگجا ہے اُس کی داڑھی اور بال بڑے اور بکھرے ہوئے ہیں۔ بالوں میں سفیدی نمایاں ہے۔ گریبان کھلا ہوا ہے۔ دانت پیلے ہیں۔ اُس کے گلے میں تعویذ ہیں اور ہاتھ میں ایک کڑا۔ اس کی انگلیوں میں چند انگوٹھیاں بھی نظر آ رہی ہیں بڑے بڑے نگینوں والی انگوٹھیاں۔ اُس کے ایک کان میں روئی کا ایک پھاہا رکھا ہوا ہے جسے وہ بیچ بیچ میں ٹھیک کرتا ہے۔

بندریا کو نچاتے ہوئے وہ منہ سے مختلف آوازیں نکال رہا ہے۔ اور کچھ کہتا ہوا نظر آ رہا ہے مگر بیک گراؤنڈ میں صرف ڈگڈگی کی آواز گونج رہی ہے۔ کیمرہ تماشائیوں اور بلّو پر سے ہوتا ہوا ایک بار پھر بندریا پر آ کر مرکوز ہو جاتا ہے جو دائرے کے وسط میں سر پر ہاتھ رکھے ناچنے میں مصروف ہے۔ ڈگڈگی کی آواز تیز ہو رہی ہے۔

منظر: 2

وقت : دن
جگہ : سڑک کے کنارے ایک کھوکھا نما ہوٹل
کردار : رحیمو، چھمکی

ٹی وی سکرین پر ایک فلمی اداکارہ ایک گانے پر سٹیج پر ناچتی نظر آ رہی ہے۔ کیمرہ اُسے فوکس کیے ہوئے ہے۔ بیک گراؤنڈ میں گانے کے بول گونج رہے ہیں۔

پھر کیمرہ آہستہ آہستہ کلوز شاٹ سے لانگ شاٹ پر آ جاتا ہے۔ TV ہوٹل کے ایک کونے میں ایک اونچے چھجے پر رکھا ہے۔ ہوٹل میں بہت سے مزدور اور نچلے طبقے کے لوگ کھانا کھاتے ہوئے TV سکرین پر نظریں جمائے ہوئے ہیں۔ اُن میں رحیمو بھی ہے۔ وہ سامنے پڑی میز پر رکھی دال روٹی کھانے میں مصروف ہے مگر اُس کی نظریں ناچتی ہوئی اُس عورت پر ہیں جو سکرین پر نظر آ رہی ہے۔ وہ دیکھے بغیر کھانا کھا رہا ہے یوں جیسے اسے ڈر ہو کہ وہ سکرین سے نظر ہٹائے گا تو وہ عورت غائب ہو جائے گی۔ وہاں بیٹھے تمام مردوں کا تقریباً یہی حال ہے۔ تبھی چھمکی بڑے ناز و ادا سے چلتی ہوئی ہوٹل میں داخل ہوتی ہے وہ TV سکرین کو دیکھتی ہے اور پھر وہاں بیٹھے مردوں کو — رحیمو پر کچھ دیر کے لئے اُس کی نظریں ٹھہر جاتی ہیں۔ جو سکرین کی طرف متوجہ ہے مگر وہ رکتی نہیں چلتے ہوئے تھڑے پر کھانے کے دیگچے لگائے ہوئے ہوٹل کے مالک کے پاس چلی جاتی ہے اور اُس سے کھانا مانگتی ہے۔ ہوٹل کا مالک اُس سے مسکرا مسکرا کر باتیں کرتے ہوئے ایک لفافے میں اُسے سالن اور چاول ڈال کر دیتا ہے۔ ہوٹل میں بیٹھے ہوئے تمام مردوں کی نظریں اب TV کی

بجائے چھمکی پر جم گئی ہیں۔ رحیمو بھی اُسے گھور رہا ہے۔ مگر چھمکی کھانا لے کر اُسی ناز و انداز سے لہراتے ہوئے مردوں کی میزوں کے درمیان سے گزرتی ہوئی باہر نکل جاتی ہے تمام مرد دوبارہ TV سکرین کو دیکھنے لگتے ہیں لیکن رحیمو کی نظریں کھانا کھاتے ہوئے ہوٹل کے باہر سڑک پر دور جاتی ہوئی چھمکی پر جمی ہوئی ہیں۔ وہ ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ کھانا بھی کھا رہا ہے۔ ہوٹل میں اب بھی TV پر لگا ہوا گانا گونج رہا ہے۔

// Cut //

منظر: 3

وقت : دن

جگہ : سڑک

کردار : بانو

سگنل سرخ ہونے پر ایک بڑی سڑک پر چند گاڑیاں رکتی نظر آتی ہیں اور تبھی بانو بھاگتی ہوئی اُن میں سے ایک گاڑی کی طرف جا کر شیشہ کو ہاتھ سے بجاتے ہوئے منت بھرے انداز میں کچھ کہتے ہوئے ہاتھ جوڑے بھیک مانگتی نظر آتی ہے۔ گاڑی کے اندر بیٹھا ہوا مرد شیشہ نیچے کرتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ میں ایک نوٹ پکڑا دیتا ہے۔ وہ نوٹ پکڑ کر دوسری گاڑی کی طرف جاتی ہے مگر اس سے پہلے کہ وہ گاڑی تک پہنچ سکے سگنل سبز ہو جاتا ہے اور وہاں کھڑی گاڑیاں ایک زناٹے سے چلی جاتی ہیں بانو کے چہرے پر مایوسی آتی ہے مگر وہ تقریباً بھاگتی ہوئی گاڑیوں اور دوسری ٹریفک سے بچتے ہوئے فٹ پاتھ پر چڑھ جاتی ہے۔ وہاں کھڑے ہو کر وہ ہاتھ میں پکڑے ہوئے مڑے تڑے نوٹ کو دوسرے نوٹوں کے ساتھ لپیٹ کر مٹھی میں بھینچ لیتی ہے اور دوبارہ سگنل کو دیکھنے لگتی ہے جو ایک بار پھر سرخ ہو رہا ہے۔

// Cut //

منظر: 4

وقت : دن

جگہ : پارکنگ ایریا

کردار : نیامت، ایک عورت

نیامت پارکنگ ایریا میں ایک گاڑی کی طرف بڑھتی عورت جس کے ہاتھ میں شاپر ہیں کے سامنے ہاتھ جوڑے منت سماجت کرتے ہوئے چل رہی ہے۔ مگر وہ عورت اُسے جھڑک رہی ہے۔ نیامت پھر بھی ساتھ چل رہی ہے۔ وہ عورت اپنی گاڑی کے پاس پہنچ کر نیامت کو پھر جھڑکتی ہے۔ اُس کا ڈرائیور دروازہ کھولتا ہے وہ اندر بیٹھتی ہے۔ ڈرائیور بھی نیامت کو جھڑکتے ہوئے اپنی سیٹ پر بیٹھ جاتا ہے۔ نیامت اب بھی کھڑکی کے ساتھ چپکی ہوئی ہاتھ جوڑ کر بھیک مانگ رہی ہے۔ ڈرائیور زن سے گاڑی پارکنگ ایریا سے لے جاتا ہے۔ نیامت ایک لمحے کے لئے کھڑی رہتی ہے پھر ایک دوسری گاڑی کی طرف بھاگتی ہے جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک ادھیڑ عمر مرد بیٹھا رہا ہے۔ گاڑی چل رہی ہوتی ہے جب وہ شیشہ بجاتے ہوئے ساتھ بھاگنے لگتی ہے مرد ایک نوٹ تھوڑے سے کھلے ہوئے شیشے سے باہر نکالتے ہوئے چلتی گاڑی سے اُسے پکڑانے کی کوشش کرتا ہے۔ نیامت اُسے پکڑنے میں ناکام رہتی ہے نوٹ ہوا میں اُڑتا ہوا باہر گرتا اور گاڑی تیز رفتاری سے گزر جاتی ہے۔ زمین پر گرنے کے بعد بھی نوٹ کچھ دیر ہوا سے زمین پر لڑھکتا رہتا ہے۔ نیامت بھاگتے ہوئے نوٹ کے پیچھے جاتی اور بالآخر جھپٹ کر دو تین کوششوں کے بعد اُسے پکڑنے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ اُس کے چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ آتی ہے وہ نوٹ کو میلی چادر کے پلو سے باندھ لیتی ہے۔

// Cut //

منظر: 5

وقت : رات

جگہ : جھونپڑی (بلّو کے گھر کا صحن اور برآمدہ)

کردار : بلّو، نیامت

ایک ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی کے باہر چھوٹے سے صحن میں دیوار کے ساتھ مٹی کے ایک چولہے پر بلّو ایک اُپلا جلانے میں مصروف ہے وہ لنگی پہنے ہوئے زمین پر چولہے کے پاس پاؤں کے بل بیٹھا ہوا ہے۔ چمٹے کے ساتھ وہ اُپلے کو اُلٹ پلٹ رہا ہے تاکہ وہ اچھی طرح جل جائے۔ حقے کی ٹوپی اُس کے پاس زمین پر دھری ہے کچھ دیر میں وہ اُپلے کے ٹکڑے کر کے اُسے ٹوپی میں رکھ کر ٹوپی اُٹھا کر جھونپڑی کے آگے چھپر میں پڑی ایک چارپائی پر آ کر بیٹھ جاتا ہے۔ حقے میں ٹوپی رکھ کر وہ حقے کی لے کو ہاتھ میں لے کر ہونٹوں میں رکھتا ہے اور کش لگانے لگتا ہے۔ چھپر میں بجلی کا ایک بلب جل رہا ہے۔ تبھی جھونپڑی کے اندر سے نیامت باہر نکلتی ہے۔

نیامت: دیکھ کیا وقت ہو گیا ہے پر
تیری ہوتی سوتی نہ آئی۔

بلّو آرام سے حقہ پیتے ہوئے کہتا ہے۔

بلّو: آ جاوے گی...... آ جاوے گی
...... تیرے کو کیا فکر ہے؟

اُس کے پاس چارپائی پر

نیامت: آج آوے گی...... کل آوے

بیٹھتی ہے۔

گی ...... پرسوں نہیں آوے
گی ..... ہماری ہوں میں
تیرے کو..... پھر نہ کہنا نیامت
نے جبان بند رکھی..... عقل
نہ دی۔

حقے کی نے منہ سے نکالتے ہوئے جھڑکتا ہے۔

بگو: جبان بند ہی رکھ تو بہتر ہے
...... تیری عقل کو کیا سمجھے ہے
بگو ...... ایک بچہ تک تو
پیدا کر نہ سکی تو ..... اور چلی
ہے بگو کو عقل سکھانے۔

غصے میں آ جاتی ہے

نیامت: نیامت ایک بچہ پیدا نہ کر
سکی ہے تو اُس نے کیا
دس پیدا کر دیئے ......

دوبارہ حقہ پینے لگتا ہے

بگو: چل بڑ بڑ نہ کر ..... عورت
جات ہی رجیل (رذیل)
ہے ..... نہ تیرے سے کوئی پھائدہ
ہوا ..... نہ اُس سے ..... دونوں
بانجھ ..... دونوں بنجر ..... میری
تو قسمت ہی کھراب تھی جو تم
دونوں کو کھریدا۔

نیامت: جب دونوں بانجھ ہووے
ہیں تو اُس کو کیوں سر
پر اُٹھائے پھرتا ہے .....

غصے سے جھڑکتا ہے۔

بگو: تو تجھ کو سر پہ اٹھا کر پھیروں؟

نیامت: دیکھ لینا بگو ایک روج

سر پکڑ کر روئے گا تو ......
یہ جو بانو ہے نا بانو ...... یہ اب
نہیں رہنے والی تیرے ساتھ

بلّو غصے میں آ کر حقہ اُٹھا کر دور پھینکتا ہے اور اُٹھ کر کھڑا ہو کر اُس پر چلاتا ہے۔

بلّو: وہ بھی بھاگے ...... اور تو بھی
جا ...... میری جان چھوڑ ......
غلطی ہوئی جو آ گیا یہاں ......

وہ تیز قدموں سے اپنے احاطے کے دروازے سے باہر نکل جاتا ہے۔ نیامت غصے میں پاؤں پٹختی اُس کے پیچھے دروازے میں آ کر چلاتی ہے۔

نیامت: کیسے تڑفے (تڑپے) ہے اُس کے
لئے ...... اُس کے بارے میں کوئی
کچھ نہ کہئے ...... 60 سال کی عمر
کی عمر میں بھی مجنوں بن کے
پھرتا ہے اُس کے پیچھے ......
اُس چڑیل ...... اُس بدجات
کے پیچھے

نیامت کا سانس پھول رہا ہے وہ کھانسنے لگتی ہے۔

// Cut //

منظر: 6

وقت : رات

جگہ : پارک

کردار : بانو، رحیمو

....

بانو اور رحیمو لکڑی کے بنچ پر بیٹھے ہوئے ہیں پارک میں لائٹس روشن ہیں۔ دونوں لکڑی کے بنچ پر پاؤں اونچے کیے بیٹھے ہیں۔ دونوں آئس کریم کے کپ کھا رہے ہیں۔ رحیمو آئس کریم کا کپ خالی کرتے ہوئے اُسے دور پھینکتا ہے۔ اور کہتا ہے۔

رحیمو: چل اب چلتے ہیں ..... بہت رات ہو گئی ہے ..... یہ نہ ہو کلّو تجھے ڈھونڈنے نکل پڑے۔

بانو اطمینان سے آئس کریم کھاتی ہے۔

بانو: نکل پڑے ..... نکلتا ہے تو۔

رحیمو: تیرے کو ڈر نہیں لگتا؟

بانو آئس کریم کھاتے ہوئے رُکتی اور کچھ تلخی سے کہتی ہے

بانو: نا کس چیز کا ڈر؟

رحیمو: وہ مارے گا تجھے ..... اُس نے میرے ساتھ دیکھ لیا تو۔

بانو: تو تیرے ساتھ میں نہ ہوتی تو

پھر وہ مجھے نہ مارتا؟ — مارے
بانو نہیں ڈرتی تو تو کیوں ڈرتا
ہے؟

رحمو: وہ مجھے بھی مارے گا۔

بانو: تو تو بھی مارنا اُسے تو تو
جوان آدمی ہے — وہ تو بوڑھا ہے

غصے سے — رحمو: میں اتنا بہادر ہوتا تو اُس کتے
کو (زندہ) جندہ (زمین) جمین
میں نہ گاڑ دیتا جو چھو کو بھگا
کر لے گیا۔

بے اختیار قہقہہ لگاتی ہے — بانو: میرے لئے تو وہ پھرشتہ (فرشتہ)
ہی بن کے آیا — اچھا ہوا تیری
اور میری دونوں کی جان
چھوٹی — رے تو نے کیا کرنا تھا
اتنی لمبی جبان (زبان) والی
عورت کو؟

بے ساختہ کہتا ہے — رحمو: تیری جبان (زبان) چھوٹی ہے؟

بانو: رے میں نے تجھے کیا کہا ہے؟

رحمو: گُسہ (غصہ) کیوں کر رہی ہے
مجاک (مذاق) کر رہا تھا۔

بانو: میرے ساتھ ایسے مجاک کرنے
کی کوئی (ضرورت) جرورت نہیں
گالیاں دینے کے لئے وہ کلو
بندر ہے اور اُس کی بندریا

	رحیمو:	جسے وہ نچاتا ہے؟
	بانو:	نہ جو اُسے نچاتی ہے...... میں اپنی سوتن کی بات کر رہی ہوں۔
کھڑا ہوتے ہوئے اُس کا بازو کھینچتا ہے۔	رحیمو:	چل اُٹھ جا...... جو بھی بولنا ہے رستے میں بولتی جا...... بڑی رات ہو گئی ہے...... کھالہ (خالہ) بھی منے کو سنبھالتے سنبھالتے گالیاں دے رئی ہو گی مجھے۔
بانو کپ پھینکتے ہوئے اُٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ وہ بڑبڑاتی ہے۔	بانو:	اُٹھ رئی ہوں...... اُٹھ رئی ہوں...... تو بھی بس

// Cut //

منظر: 7

وقت	:	رات
جگہ	:	بستی
کردار	:	بگو، چھمکی

....

جھونپڑ پٹی سے باہر نکلنے والے رستے پر بگو جا رہا ہے جب سامنے سے چھمکی اپنے مخصوص اٹھلانے لہرانے والے انداز میں جا رہی ہے۔ اُس کو دیکھ کر بگو کی رفتار میں کمی آ جاتی ہے اور آنکھوں میں چمک بھی چھمکی اُسے دیکھ کر نظر انداز کرتے ہوئے گزر جانا چاہتی ہے۔

جب وہ اُسے روکتا ہے۔
بگو: چھمکی بانو کو دیکھا ہے کہیں۔

رُکتی ہے
چھمکی: نہ...... ابھی آئی نہیں؟

وہ پوچھتا ہے
بگو: نہیں...... اور تو اتنی رات کو کہاں سے آ رہی ہے؟

ماتھے پر بل آتے ہیں
چھمکی: تجھے کیوں بتاؤں...... تو باپ ہے میرا؟

بگو: تیرا باپ یار ہے میرا!

مذاق اُڑا کر
چھمکی: تو چاچا کہوں تجھے؟

بگو: نہ میں کسی کا چاچا نہیں...... تیرے

پھائڈے کے لئے کہہ رہا تھا......

جمانہ (زمانہ) بڑا (خراب) کھراب

ہو گیا ہے......

چھمکی : جمانہ صرف میرے لئے کھراب

ہوا ہے یا بانو کے لئے بھی؟......

تو جا کر پہلے اُس کو ڈھونڈھ......

میں تو کھود (خود) آ رہی ہوں

اس کو تو جا کر لانا پڑتا ہے

تیرے کو۔

وہ چبھتے ہوئے انداز میں کہتے ہوئے گزر جاتی ہے۔ بلّو کچھ شرمندہ ہو کر آگے جاتا ہے پھر چند قدم پر مڑ کر چھمکی کو دیکھتا ہے۔ جو بڑے آرام سے جا رہی ہے۔ وہ وہیں کھڑا اُس وقت تک اُس کو دیکھتا رہتا ہے جب تک وہ موڑ مڑ کر اُس کی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہو جاتی۔

پھر وہ ایک گہری سانس لے کر مڑ کر چل پڑتا ہے۔

// Cut //

منظر: 8

وقت	:	رات
جگہ	:	کلو کے گھر کا صحن
کردار	:	کلو، بانو، نیامت

نیامت توے پر روٹیاں پکانے میں مصروف ہے جب بانو دروازہ کھول کر صحن میں قدم رکھ دیتی ہے۔ نیامت گردن موڑ کر دروازے کی آواز پر دیکھتی ہے اور بانو کو دیکھ کر جیسے اُس کی آنکھوں میں آگ آ جاتی ہے وہ روٹی توے پر ڈال کر اُٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔

بانو بڑی بے نیازی سے چلتے ہوئے اُسے نظر انداز کرتے ہوئے برآمدے کی طرف جانا چاہتی ہے مگر نیامت اُسے ٹوکتی ہے۔

	نیامت:	آ گئی تو؟....
ترکی بہ ترکی کہتی ہے۔	بانو:	نہیں ابھی نہیں آئی۔
طنزیہ انداز میں	نیامت:	آج تو بڑی جلدی آ گئی نواب (زادی) جادی ..... رحمو کے ساتھ "کام" جلدی (ختم) کھتم ہو گیا؟
پلٹ کر دیکھتی ہے اور کہتی ہے	بانو:	ہاں جلدی (ختم) کھتم ہو گیا..... تیرے کو رحمو کا بڑا (خیال) کھیال رہتا

ہوں

کلو: جو پوچھ رہا ہوں سیدھی طرح
بتا ورنہ تیرا سر پھاڑ دوں
گا۔

بانو: بھیک مانگنے گئی تھی۔

بیچ میں بولتی ہے — نیامت: بھیک مانگنے گئی تھی یا اپنے
یار کے پاس گئی تھی؟

ترکی بہ ترکی جواب دیتی ہے۔ — بانو: اپنے نہیں تیرے یار کے پاس
گئی تھی۔

کلو: تیرے کو رات نظر نہیں آتی
پتہ نہیں چلتا کہ کس وقت گھر
آتا ہے؟

بانو: کھالی (خالی) ہاتھ آتی گھر؟
صبح سے کچھ نہیں ملا اب
جا کے چار پیسے اکٹھے ہوئے
ہیں۔

غصے سے — کلو: کہاں بھیک مانگ رہی تھی تو؟
بستی کے کسی آدمی نے سڑک
پر تجھے نہیں دیکھا۔

غصے سے ہنس کر — بانو: بستی کے سارے آدمی اندھے
ہیں۔

نیامت: ہاں بس ریکھو آنکھوں والا
ہے۔

غصے سے کلو سے کہتی ہے — بانو: دیکھ اس کو چپ کرا لے بہت
سن لی ہے میں نے اس کی

ہنستے ہے
لوٹتے ہوئے

بانو: تو نے دیکھا ہے؟

نیامت: میں نے دیکھا ہے کئی بار، دیکھا
ہے۔

مداخلت کرتے
ہوئے

بانو: تو تو پاگل ہے ۔۔۔ مگج (مغز)
پھر گیا ہے تیرا

نیامت: اور تیرا تو ہے ہی نہیں۔

چلا کر

بلو: کان کھول کر سن لے تو ۔۔۔
آج کے بعد تو گھر سے باہر نہیں
نکلے گی ۔۔۔ گھر بیٹھ ۔۔۔ تو اس کا مل
نہیں کہ تو گھر سے باہر جائے۔

بانو: مجھے کوئی شوک نہیں سڑکوں
پر کھواری (خواری) کا ۔۔۔
جان بھی ماروں اور بے جتی
(بے عزتی) بھی کرواؤں ۔۔۔
اب تو کہے گا تو بھی ادھر سے
باہر نئی نکلوں گی ۔۔۔ جاؤ
مرو ۔۔۔ تم اس بڑھیا کے ساتھ ۔۔۔ کھوار
(خوار) ہو ۔۔۔ تمھیں پتہ چلے روپیہ
کیسے آتا ہے۔

وہ تیز قدموں سے جھونپڑی
کے اندر گھس جاتی ہے۔ نیامت کے چہرے پہ مسکراہٹ آ جاتی ہے۔
توے پہ پڑی روٹی جل کر سیاہ ہو چکی ہے اس میں سے دھواں نکل رہا ہے۔

// Cut //

منظر: 9

وقت　　رات

جگہ　　رحمو کی جھونپڑی

کردار　　رحمو، چھمکی

چھمکی رحمو کے سامنے اُس کی جھونپڑی میں کمر پر ہاتھ رکھے کھڑی ہے وہ غصے میں نظر آ رہی ہے جبکہ رحمو معذرت خواہانہ انداز میں بات کر رہا ہے

رحمو　　جس کی چاہے کسم لے لے　میں بانو کے ساتھ نہیں تھا　میں اپنے کام سے باجار (بازار) گیا ہوا تھا۔

چھمکی　　منے کی کسم کھا

رحمو　　منے کی کسم میں اس سے نہیں ملا۔

ناراضگی سے　　چھمکی　　کتنا کمینہ آدمی ہے تو اولاد کی کسم کھا رہا ہے جھوٹی کسم۔

رحمو　　تجھے یکین (یقین) کیوں

		نہیں آتا کہ میں اُس سے کہیں ملا۔
غصے سے	چھمکی	تو پھر وہ تھی کہاں ـــ تو مجھے نجر (نظر) آیا نہ وہ
مسکراتے ہوئے	رحیمو	مجھے کیا پتہ کہ وہ کہاں تھی ـــ مگر اپنا تو بتایا ہے کہ میں باجار گیا تھا۔
مشکوک انداز میں	چھمکی	باجار کیا لینے گئے تھے؟
	رحیمو:	سو کام ہوتے ہیں ـــ اب تجھے سب کچھ بتاؤں کیا؟
غصے سے	چھمکی	دیکھ لے رحیمو میں نے اگر تجھے اُس چڑیل کے ساتھ دیکھ لیا تو میں اُس کا تو گلا گھونٹوں گی ہی ساتھ تجھے بھی مار دوں گی
آگے بڑھ کر بازو پھیلاتا ہے۔	رحیمو	تو ابھی مار دے ـــ لے
چھمکی جیسے کچھ لاجواب ہوتی ہے۔ پھر بجلی سی تیکھی مسکراہٹ کے ساتھ کہتی ہے۔	چھمکی	نہ ـــ ماروں گی تو اُس کے ساتھ ہی ـــ یوں اکیلے مارنے کا کیا مجا (مزہ)
	رحیمو:	اچھا اُس کے ساتھ ہی

ہنستے ہوئے

لڑتے ہوئے

مداخلت کرتے ہوئے

بانو: تو نے دیکھا ہے؟

نیامت: میں نے دیکھا ہے کئی بار، دیکھا ہے۔

بانو: تو تو پاگل ہے ۔۔۔ بھیجہ (مغز) پھر گیا ہے تیرا

نیامت: اور تیرا تو ہے ہی نہیں۔

چلا کر

بلو: کان کھول کر سن لے تو ۔۔۔ آج کے بعد تو گھر سے باہر نہیں نکلے گی ۔۔۔ گھر بیٹھ ۔۔۔ تو اس قابل نہیں کہ تو گھر سے باہر جائے۔

بانو: مجھے کوئی شوق نہیں سڑکوں پر کھواری (خواری) کا ۔۔۔ جان بھی ماروں اور بے جتی (بے عزتی) بھی کرواؤں ۔۔۔ اب تو کہے گا تو بھی ادھر سے باہر نئی نکلوں گی ۔۔۔ جاؤ مرو ۔۔۔ تم اس بڑھیا کے ساتھ ۔۔۔ کھوار (خوار) ہو ۔۔۔ تمہیں پتہ چلے روپیہ کیسے آتا ہے۔

وہ تیز قدموں سے جھونپڑی کے اندر گھس جاتی ہے۔ نیامت کے چہرے پر مسکراہٹ آ جاتی ہے۔

توے پر پڑی روٹی جل کر سیاہ ہو چکی ہے اس میں سے دھواں نکل رہا ہے۔

// Cut //

تو کیا پچا مدہ (فائدہ)

رحیمو: رے سن تو کیا جائی اے۔

چھمکی: بس جا رئی ہوں۔ ٹائیم (time) ہو گیا اے۔

ہاتھ جھٹکتی دروازے سے نکل جاتی ہے۔ رحیمو اس کے پیچھے دروازے تک جاتا ہے اور پھر گہری سانس لے کر واپس پلٹ آتا ہے۔

// Cut //

منظر: 10

وقت : صبح

جگہ : کلو کی جھونپڑی

کردار : بانو، نیامت

بانو چارپائی پر جھونپڑی کے اندر سو رہی ہے۔ نیامت بھیک مانگنے کے لئے باہر جانے کی تیاری میں مصروف ہے۔ وہ اپنی چادر لے کر اوڑھ رہی ہے اور ساتھ ساتھ سوئی ہوئی بانو کو بھی وقتاً فوقتاً گھور رہی ہے جو آنکھیں بند کئے سونے کی ایکٹنگ کر رہی ہے۔ نیامت کمر پر ہاتھ رکھ کر بلند آواز میں بانو کو مخاطب کرتی ہے۔

نیامت : کلو کہہ کر گیا ہے کہ گھر سے باہر نکلے گی تو وہ ٹانگیں توڑ دے گا۔

بانو کروٹ بدل کر اپنا منہ دیوار کی طرف کر لیتی ہے۔

نیامت : نہ تو گھر سے باہر جائے گی
نہ گھر میں کسی کو بلائے گی
سنا تو نے؟

بانو اس بار اس کی بات پر جسم پر پڑی ہوئی چادر کو کھینچ کر سر اور منہ بھی اس سے لپیٹ لیتی ہے۔

نیامت: اور اٹھ کر گھر کی
جھاڑ پونچھ کر لینا اسی
طرح سوئی نہ پڑی رہنا

بانو اب بھی کوئی جواب نہیں دیتی نیامت کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکل جاتی ہے۔ اُس کے بڑبڑانے کی آوازیں باہر تک آتی ہیں۔ بانو اُس کے جانے کے بعد چہرے سے چادر ہٹا دیتی ہے اور کروٹ بدل کر جھونپڑی کے کھلے دروازے کی طرف دیکھتی ہے جس سے نیامت نکل کر گئی ہے پھر وہ نفرت کے عالم میں زیرِ لب کچھ کہتے ہوئے لیٹے لیٹے زمین پر تھوکتی ہے اور دوبارہ چادر سے چہرہ ڈھانپ لیتی ہے۔

// Cut //

منظر: 11

وقت : دن

جگہ : چھمکی کی جھونپڑی

کردار : چھمکی، بگّو

....

بگّو کی بندریا اُس کے کندھے پر بیٹھی ہوئی ہے اور وہ چھمکی کے دروازے کو کھٹکھٹا رہا ہے۔ چند لمحوں کے بعد چھمکی دروازہ کھولتی ہے۔ وہ نہا کر نکلی ہے اور اُس کے لمبے گیلے بال کھلے ہوئے ہیں۔ بگّو اُسے دیکھ کر جیسے مبہوت ہو جاتا ہے۔ چھمکی کے ماتھے پر اُسے دیکھ کر کچھ بل آتے ہیں اور وہ اس کو گھورتی ہے بگّو جلدی سے کہتا ہے۔

بگّو : نُچل ہے؟

چھمکی تیکھے انداز میں دروازے کے پٹ پر ہاتھ رکھے کہتی ہے۔

چھمکی: ابا پہلے کبھی اس ٹیم (time) گھر پر ہوا ہے؟

بگّو کچھ نادم ہوتا ہے پھر خجالت آمیز انداز میں ہلتا ہے

بگّو: ہاں...... ہاں...... وہ...... میں ہاں...... لے مجھے یاد ای نئی را......

طنزیہ انداز میں

چھمکی: اس عمر میں دماگ اکثر ساتھ نہیں دیتا۔

بگو: تو ہمیشہ میرے ساتھ اتنی کوڑی (کڑوی) کیوں بولتی ہے چھمکی ؟

چھمکی: تو یہ بتا کہ ابا سے کام کیا ہے؟

بگو: یہ تو میں تیرے ابا کو ہی بتاؤں گا۔

چھمکی: تو پھر جب ابا ہو گا تو ہی آنا۔

چھمکی تڑاک سے دروازہ بند کرتی ہے۔

بگو کچھ شرمندہ ہو کر واپس پلٹتا ہے۔ بندریا اُس کے سر پر دونوں ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔

// Cut //

منظر: 12

وقت : دن

جگہ : سڑک

کردار : نیامت، بھکاری عورت، بچہ

....

نیامت چند ماہ کے ایک ننگ دھڑنگ بچے کو گود میں لئے فٹ پاتھ پر بیٹھی چاول کھلانے میں مصروف ہے۔ وہ بڑے پیار سے اُسے چمکار رہی ہے۔ اور جب وہ بچہ اُس کے ہاتھ سے لقمہ لیتا ہے تو وہ بے اختیار خوش ہوتی ہے۔ اور اس کا سر سہلاتی ہے۔

نیامت: لے میرا چاند..... میرا لال..... کھالے..... میرا راجا..... رے کھالے...... ایسے..... اور کھا رے...... کھالے..... شابا (شاباش) میرا چاند......

ایک دوسری بھکاری عورت آ کر اُس کے پاس فٹ پاتھ پر بیٹھتی ہے اور بچے کو اُس کی گود سے چمکارتے ہوئے لیتی ہے۔ بچہ اپنی ماں کے پاس کھلکھلاتا ہوا جاتا ہے۔

نیامت کا چہرہ بجھ جاتا ہے۔

بھکاری عورت: کچھ کھایا اس نے؟

نیامت: ہاں کھایا......

بھکاری عورت: میرے کو یو (فکر) پھکر

ہو رہی تھی ...... پتہ
نہیں میرے بگیر (بغیر)
کچھ کھاتا بھی ہے کہ نہیں

عورت ایک اور لقمہ بچے کے منہ میں ڈالتی ہے۔ نیامت حسرت بھرے انداز میں اُسے دیکھتی ہے۔

نیامت: ہاں ...... تو ماں ہے ......
(فکر) پھکر تو ہونی تھی
تیرے کو ...... لے پانی
بھی دے اسے۔

وہ پانی کا ایک گلاس اُس کی طرف بڑھاتی ہے۔
عورت گلاس پکڑتے ہوئے لاپرواہی سے کہتی ہے۔

بھکارن: ہاں ماں تو ہوں مگر
ساتویں بچے کے کوئی
کتنے نکھرے (نخرے)
اُٹھائے ......

ٹوکتے ہوئے

نیامت: کتنی ناشکری کرتی ہے
تو جنتے ...... مجھے دیکھ ایک
بچے کے لئے ترستی ہوں۔

بھکارن: ہاں ...... تو تُو لے لے اسے

تعجب سے

نیامت: کیا بولے ہے رے؟

بھکارن: ہاں ...... ہاں ...... کھرید
(خرید) لے۔

مایوسی سے

نیامت: میں کیسے کھرید (خرید)
سکوں ہوں ...... بکّو گلا
گھونٹ دے گا میرا

(بچے کے منہ میں اور چاول ڈالتی ہے۔)

بھکارن: چل نہیں ...... تو نہ سہی ...... کوئی اور کھرید (خرید) لے گا ...... میں اور شگو ایک دو بچہ بیچ کے گھر کے لئے (زمین) جمین کھریدنے کا سوچ رہے ہیں ...... شگو کی ماں نے جِندگی اجیرن کر دی ہے۔

(منت بھرے انداز میں جھک کر)

نیامت: تو ...... تو ویسے ہی دے دے مجھے۔

بھکارن: لے ویسے کیسے دے دوں ...... مفت تو کوئی جناور (جانور) بھی نہ بیچے ...... اور یہ تو لڑکا ہے۔

(مایوسی سے)

نیامت: بوہت بار کہا ہے میں نے بگو سے کہ بچہ کسی سے کھرید (خرید) لیتے ہیں مگر وہ مانے تب نا ...... کہتا ہے ہوگی تو اپنی ہی اولاد ہوگی ...... ورنہ بے اولاد ہی ٹھیک ہے ......

(بچے کو تھپکتی ہوئی)

بھکارن: تیری سوکن بھی تو ایک بچہ نہ پیدا کر سکی ...... کیا پھائدہ (فائدہ) ایسے رنگ روپ کا ......

(قدرے غصے اور مایوسی سے)

نیامت: میرے کو تو لگتا ہے وہ بچہ پیدا ہی نہیں کرنا چاہتی ...... دس سال

ہو گئے اسے...... جب سے آئی ہے
جہان ہی چلا رہی ہے...... آوارہ ہو
گئی ہے۔

بھکارن: تو بلّو سے پھر بات کر...... تجھے ستا
دے دوں گی۔

نیامت ابھی نظروں
سے اسے دیکھنے لگتی
ہے پھر بچے کو دیکھتی
ہے۔

// Cut //

منظر: 13

وقت : شام

جگہ : بگو کی جھونپڑی اور صحن

کردار : نیامت، بانو، بگو

....

بانو جھونپڑی کے آگے چھپر کے نیچے چارپائی پر لیٹی ہوئی ہے جب نیامت صحن کا دروازہ کھول کر اندر آتی ہے۔ وہ چند لمحے کے لئے ایک اُکھڑی ہوئی نظر بانو پر ڈالتی ہے اور پھر صحن کے کونے میں پانی کی بالٹی کے پاس جا کر پانی کے چھینٹے مارتے ہوئے منہ اور ہاتھ دھونے لگتی ہے پھر وہ چادر سے منہ پونچھتے ہوئے صحن میں چولہے کے پاس آ کر وہاں برتنوں میں کچھ کھانے کو ڈھونڈنے کی کوشش کرتی ہے جب اُسے کچھ نہیں ملتا تو وہیں سے پکار کر بانو سے کہتی ہے۔

نیامت: کچھ پکایا ہے کہ نہیں پکایا؟

بانو لیٹے لیٹے کہتی ہے۔

بانو: پکایا تھا۔

نیامت: پکایا تھا تو کہاں ہے؟

بانو: کھالیا...... اپنے لئے پکایا تھا۔

نیامت: کیوں باکی (باقی) سب مر گئے کیا؟

بانو اُٹھ کر بیٹھ جاتی ہے

بانو: تیری نکرانی (نوکرانی) نہیں ہوں کہ تیرے لئے

کھانے پکاتی پھروں کہ
تو مہارانی کی طرح آئے اور میں
سب کچھ تیرے آگے سجا کے رکھوں
کھود (خود) پکا کے کیوں نہیں کھا
سکتی؟

چلاّ کر — نیامت: تو (حرام خور) حرام کھور تو گھر میں
کیا کرنے بیٹھی تھی ...... تو ہاتھ پیر
نہیں ہلا سکتی۔"

ترکی بہ ترکی — بانو: نہیں ہلا سکتی ...... اب ہر کوئی اپنا
کام (خود) کھود کرے گا ...... کھانا
بھی اپنے اپنے لئے پکائے گا ......
بڑی کھدمتیں (خدمتیں) کر لیں
میں نے

غصّے سے — نیامت: یہ تو نہیں ...... تیری جبان (زبان)
سے تیرا یار بول را ہے۔

طنزیہ انداز میں — بانو: اچھا تیرا یار بول را ہے پھر ......
تیرے کو کیا تکلیپھ (تکلیف)
ہے ...... تو بھی ڈھونڈھ لے۔

غصّے میں — نیامت: میں تیرے جیسی بد جات (بد ذات)
نہیں۔

طنزیہ — بانو: یہ کہہ کہ تو میرے جیسی کھوب
صورت (خوبصورت) نہیں ......
اس عمر میں تجھ کو کون دیکھے ہے۔

غصّے میں — نیامت: کھوب صورت ہے پر بانجھ ہے
...... ایک دم بانجھ ...... بنجر ......
بنجر جمین (زمین) ہو یا

عورت ...... کوئی مول نئی ہووے
ہے اُس کا

بانو: اور تو ...... تیرا کیا مول ہے ......
تو بانجھ نئی ہے کیا؟

نیامت: میں تو ایک مرد کے ساتھ ہی
رہی ساری جندگی ...... سرف ایک
سے بچہ پیدا نہیں ہوا ...... تو تو
کتنے مردوں کے ساتھ بھر آئی ہے۔
کسی ایک سے بھی بچہ پیدا نہ کر سکی
تیرے جیسا کوئی بانجھ ہے؟

بانو طیش میں آ کر اُس پر لپکتی
ہے اور دونوں صحن میں گھتم
گھتا ہو جاتی ہیں۔
صحن کے کھلے دروازے اور
صحن کی دیواروں پر آس
پاس کے لوگ اکٹھے ہو جاتے
ہیں۔ سب دلچسپی سے صحن کے
درمیان اِن دونوں کو
لڑتے اور ایک دوسرے کے
کپڑے پھاڑتے اور بال نوچتے
گالیاں دیتے دیکھتے ہیں
تبھی بگو اپنے بندر کے ساتھ
آ جاتا ہے۔ وہ صحن کے
اندر کا منظر دیکھ کر غصے میں
آ جاتا ہے۔ اور نیامت اور
بانو جنہوں نے ابھی اُسے نہیں

بانو: چنڈال ...... کتیا ...... بڑھیا
...... کیوں ایسا کرتی ہے۔

نیامت: حرام زادی ...... تو کیا مجھے
ہے کہ تیرے سے ڈر جاؤں
گی۔

بانو: تیرا تو گلا گھونٹوں گی میں
بوٹیاں نوچوں گی تیری

نیامت: ڈائن ...... چڑیل ...... چھل
پیری ......

بانو: کمینی ...... تجھے تو مار ڈالوں
گی آج میں ......

نیامت: دیکھتی ہوں کتنا جور (زور)
ہے تیرے میں ...... بگو کو
آنے دے ...... پھر بتاتی ہوں
تیرے کو

دیکھا وہ ابھی بھی اسی طرح زر اور بول رہی ہے۔	بانو.	بلّو کی ایسی کی تیسی ..... تو اور تیرا بڈھا شوہر۔
بلّو بانو کے منہ سے اُس کی بات سن کر آگ بگولہ ہو جاتا ہے اور سامنے آ کر اُس کی پٹائی شروع کر دیتا ہے۔ نیامت پھولے ہوئے سانس کے ساتھ ایک طرف کھڑی مسکراتی ہوئی بانو کو پٹتے دیکھتی ہے۔ بلّو اُسے مارتے ہوئے بول رہا ہے۔ اُس کا سانس اب پھول رہا ہے۔ بانو خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہی ہے۔ وہ اسے بالوں سے کھینچ رہا ہے۔ اور تھپڑ مار رہا ہے پھر ساتھ ارد گرد کھڑے لوگوں سے کہتا ہے۔	بلّو :	بڈھا کس کو بولے ہے رے تو ..... مجھ کو .... حرام جادی ...... کتیا ..... نمک حرام ..... کیا سمجھے ہے اپنے آپ کو ..... تیرے جیسی (ہزار) ہجار ملتی ہیں بلّو کو .... اور بلّو تجھے بڈھا لگتا ہے ..... تیرے جیسی بانجھ کو پوچھتا کون ہے اور بلّو نے دس سال سے تجھے گھر میں ڈال رکھا ہے ..... تیرے پہلے کھسم (خصم) نے تو پانچ سال بعد بیچ دیا تجھے ..... اور تو ..... تیری اتنی جبان ..... رے تم کیا دیکھ رہے ہو..... تمہاری ماں کا تماشہ ہو رہا ہے ..... دور ہو جاؤ ..... یہاں سے
دروازے اور دیواروں سے جھانکنے والی عورتیں اور مرد کچھ کھسیاتے ہوئے جانے لگتے ہیں۔		

// Cut //

منظر: 14

وقت : سہ پہر
جگہ : رحیمو کی جھونپڑی
کردار : رحیمو، چھمکی

....

رحیمو اور چھمکی زمین پر بیٹھے ہوئے ہیں اُن کے آگے برتنوں میں کھانا ہے۔ چھمکی اطمینان سے کھانا کھانے میں مصروف ہے جبکہ رحیمو کچھ غصے سے بول رہا ہے۔

رحیمو: تیرے باپ کو بھی کھدا (خدا) کا کوئی کھوف (خوف) نہیں...... 40 ہجار (ہزار) مانگ را ہے یوں جیسے میں نے کوئی......

بات کاٹ کر

چھمکی: تو کیا گلط (غلط) کرے ہے رے...... میں تو کہتی ہوں 40 ہجار (ہزار) میں بستا ہی بیچ رہا ہے مجھے...... بارہ ہجار (ہزار) میں تو تو نے پنو جیسی عورت کو کھریدا تھا میں تو پھر کھبصورت اور جوان ہوں۔

غصے میں آتے ہوئے	رحیمو:	نام نہ لے چنو کا۔..... وہ مل جائے مجھے تو ٹکڑے کر دوں اُس کے۔
طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ	چھمکی:	بس کر..... تیرا لے کیا گئی جو اتنا گلہ کرے ہے..... بلکہ اُلٹا تجھے اپنا بچہ تک تو دے گئی۔
غصے سے	رحیمو:	میرے کو برباد کر گئی..... بارہ ہجار (ہزار) ڈبو دیئے میرے..... اور تو کہتی ہے کہ لے کے کیا گئی..... بچے کا کیا کروں میں ......اچار ڈالوں؟
اطمینان سے	چھمکی:	اچار نہ ڈال..... بیچ دے اسے۔
چونک کر	رحیمو:	کیا؟
آرام سے	چھمکی:	چار پیسے آ جائیں گے.....لڑکے کا مول اسی عمر میں لگتا ہے ہوش آ جائے تو کوئی پوچھتا نہیں اُسے.....اور لڑکی کو کوئی اس عمر میں نہیں پوچھتا..... ہوش میں آنے کے بعد ہی مول لگتا ہے..... بیچ دے اسے .....تو اسے کس لئے سنبھالے پھر رہا ہے..... اپنی دوسری بیوی کے لئے..... وہ پالے گی اسے؟
سوچتے ہوئے	رحیمو:	کہہ تو تو ٹھیک رہی ہے..... مگر

		بیچوں کسے؟
	چھمکی:	ٹلو بندر والے کو بیچ دے۔
	رحیمو:	مجاق (مذاق) نہ کر۔
	چھمکی:	لے..... مجاق والی کیا بات ہے نیامت بستی کے ہر بچے کو لے لے کر بیٹھی ہوتی ہے آج کل..... بات کر اُس سے۔

رحیمو ہونٹ کاٹتے ہوئے اُسے دیکھ رہا ہے۔ چھمکی آرام سے اب کھانا کھا رہی ہے۔

// Cut //

منظر: 15

وقت	:	رات
جگہ	:	چھمکی کا صحن
کردار	:	سُچل، بگو

....

سُچل اور بگو چار پائی پر صحن میں بیٹھے ہوئے ہیں جبکہ بگو سوچ میں ڈوبا لگ رہا ہے۔

	سُچل:	لے 15 ہجار تو مجھے رحیمو کہہ کے گیا اے...... اور تو پانچ ہجار کہہ رہا ہے...... کس جمانے (زمانے) میں رہ را ہے تو؟
سنجیدگی سے	بگو:	دس سال پہلے میں نے بانو کو چار ہجار میں کھریدا (خریدا) تھا تب بانو کی عمر بھی چھمکی جتنی تھی۔
حقہ پیتے ہوئے	سُچل:	وہ دس سال پہلے کا جمانہ تھا اور بانو کی ایک شادی ہو چکی تھی ...... چھمکی تو ابھی کنواری ہے۔

منت والے انداز میں	بگو:	پھر بھی 40 ہجار بہت جیادہ ہے......
اکھڑے انداز میں	سُچل:	تو میں تجھے مجبور تھوڑا کر رہا ہوں...... تو نہ کھرید ......
نرم آواز میں	بگو:	یہ یاروں والی بات تو نہ کی تو نے سُچل
سنجیدگی سے	سُچل:	یاری اپنی جگہ...... سودا اپنی جگہ...... میرے پاس کون سی دس بارہ لڑکیاں ہیں کہ ایک کے سودے میں یاری کے لئے گھاٹا کھا لوں تو دوسری جگہ سے گھسان (نقصان) پورا ہو جائے گا۔
منت کرتے ہوئے	بگو:	پھر بھی کچھ تو لحاج (لحاظ) کر سُچل
ترکی بہ ترکی	سُچل:	تو کر رہا ہے؟ ...... تجھے بتایا ہے کہ رحیمو پندرہ ہجار دے رہا ہے۔
	بگو:	رحیمو نکھٹو بھی تو ہے...... تیری بیٹی سے کام کروا کر مار دے گا اُسے
غصے سے	سُچل:	تو تو کون سا لینڈ لارڈ ہے...... تو نے بھی تو بھیک ہی منگوانی ہے۔
	بگو:	پر میں کھود (خود) بھی تو کماتا

ہوں۔

نجل: کماتے ہو تو 40 ہجار (ہزار) کیوں جیادہ (زیادہ) لگ رہے ہیں تجھے؟

بلّو اُٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

بلّو: پھر کچھ موہلت دے مجھے......

حقے کا کش لگاتے ہوئے

نجل: ایک مہینہ لے لے......ایک مہینہ رحیمو کو دے رہا ہوں......
ایک ہی تجھے دیتا ہوں......
30 دن کے بعد جو 40 ہزار لے کر آ گیا وہ چھمکی کو لے جائے

بلّو قدرے ناراضگی کے عالم میں دروازے کی طرف جاتا ہے۔

// Cut //

منظر: 16

وقت : دن
جگہ : بلّو کی جھونپڑی
کردار : بلّو، نیامت، بانو

....

نیامت صحن میں بندریا کو پتے کھلا رہی ہے۔ بلّو باہر سے دروازہ کھول کر اندر آتا ہے۔ صحن میں پڑے گھڑے سے پانی پیتا ہے پھر بندریا کو اپنے کندھے پر بٹھا لیتا ہے اور نیامت سے کہتا ہے۔

بلّو: اُٹھا اُس کو بھی......کام پر جائے، کتنے دن گھر بیٹھے گی۔

اعتراض کرتی ہے۔

نیامت: پھر اُس کو باہر کا راستہ دکھا رہا ہے۔

اندر بانو جھونپڑی میں لیٹی اُس کی گفتگو سن رہی ہے۔ اُس کے چہرے پر زخموں کے نشان ہیں۔

بلّو: تو گھر میں اُسے رکھنے کا کیا پھائدہ (فائدہ) ہے...... باہر جاتی ہے تو چار پیسے ہی لے کر آتی ہے...... جا اُٹھا اُسے

نیامت: بھاگ جائے گی بلّو......

بلّو: جب بھاگے گی تو دیکھ لوں گا۔

کہتا ہوا باہر نکل جاتا ہے

نیامت پاؤں پٹختی ہے اندر بانو چارپائی پر لیٹی مسکرا رہی ہے۔ وہ اٹھ کر چارپائی پر بیٹھ جاتی ہے۔

// Cut //

منظر: 17

وقت	:	دن
جگہ	:	رحیمو کی جھونپڑی
کردار	:	چھمکی، رحیمو

....

چھمکی اور رحیمو دونوں چارپائی پر بیٹھے ہیں رحیمو پریشان نظر آ رہا ہے۔

رحیمو:	پھر تمہارے باپ نے کیا کہا؟	
چھمکی:	میرے باپ نے 30 دن کی مہلت دی ہے اُسے...... 30 دن میں جو روپیہ لے آیا...... تو مجھے لے جائے گا۔	
رحیمو:	اور تو چلی جائے گی اُس کے ساتھ؟	
چھمکی:	جانا ہی پڑے گا۔	گہرا سانس لے کر
رحیمو:	اور جو میرے ساتھ قسمیں کھائی ہیں پیار محبت کی وہ...... رے چھمکی تو کتنی بے وپھا ہے۔	ناراضگی سے
چھمکی:	وعدے تو تو نے بڑے کیے ہیں میرے ساتھ...... تو کیوں نہیں پورا کرتا۔	طنزیہ انداز میں
رحیمو:	تیری عمر سے تگنی عمر ہے اُس بندر	غصے میں

والے کی

چھمکی:	اور تیری جیب سے تگنا پیسہ ہے اُس کے پاس۔	بات کاٹ کر
رحیمو:	دو بیویاں پہلے ہیں...... تیرے ساتھ کیا سلوک کرے گا۔	دو بدو
چھمکی:	اچھی طرح نہ رکھے گا تو بھاگ جاؤں گی جیسے تیری بیوی بھاگ گئی۔	اسی انداز میں
رحیمو:	پھر پینو کا نام لیا؟	
چھمکی:	نام تو تو لے رہا ہے...... میں نے تو صرپھ تیری بیوی کہا...... اچھا میں چلتی ہوں اب...... تو سوچ لے...... 40 ہجار کوئی بڑی رکم نہیں......	غصے سے

کہتی ہوئی لاپرواہی سے
کمرے سے نکل جاتی ہے۔
رحیمو کھڑا ہو کر بے چینی سے کمرے کے چکر لگانے لگتا ہے۔

// Cut //

منظر: 18

وقت	:	دن
جگہ	:	ساحل سمندر
کردار	:	بگو

....

بگو ساحل سمندر پر بندر کا تماشہ دکھا رہا ہے۔ آس پاس بہت سے لوگ کھڑے ہیں اور وہ بندریا سے بھیک منگوا رہا ہے۔ اُس نے زمین پر ایک چادر بچھائی ہوئی ہے۔ بندریا روپے لاکر اُس چادر پر پھینک رہی ہے تماشہ ختم ہونے کے بعد بگو چادر پر سے سارے روپے اکٹھے کر لیتا ہے اور چادر اُٹھا کر خود بھی زمین سے کھڑا ہو جاتا ہے۔ بندریا کو رسی سے باندھے ساتھ چلاتے ہوئے اُسے اچانک چھمکی کا خیال آتا ہے۔ کچھ دیر کے لئے اُسے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اُس کے ساتھ بندریا نہیں چھمکی چل رہی ہے۔ وہ بندریا کو دیکھتے ہوئے بے اختیار مسکرانے لگتا ہے۔

// Cut //

منظر: 19

وقت : دن

جگہ : پارک

کردار : بانو، رحیمو

....

رحیمو اور بانو دونوں بینچ پر بیٹھے ہوئے تھے۔	رحیمو:	کل کیوں نہیں آئی ...... میں نے بڑا انتجار کیا
	بانو:	بگو نے روک دیا تھا۔
	رحیمو:	آج کیسے آنے دیا؟
عجیب سے انداز میں ہنستی ہے	بانو:	جیب کی بھوک سے مجبور ہو کے...... تو بتا منا کیسا ہے؟
	رحیمو:	ٹھیک ہے۔
اشتیاق سے	بانو:	میں نے جو کپڑے دیئے وہ اُسے پہنائے؟
	رحیمو:	ہاں۔
	بانو:	پیارا لگ را تھا؟
	رحیمو:	تو کھود (خود) آ کے دیکھنا

اچانک اُس کا ہاتھ پکڑ کر پُر جوش انداز میں کہتی ہے رحیمو ہاتھ چھڑاتا ہے	بانو:	چل رحیمو — ہم بھاگ جاتے ہیں — میں تو — منا —
	رحیمو:	پاگل مت بن بانو — کہاں بھاگ جائیں گے؟
مسکراتے ہوئے	بانو:	کہیں بھی — کسی جگہ بھی — نہ ہکو بندر والا ہو — نہ نیامت ہو — بس تم میں اور منا ہوں۔
سنجیدگی سے	رحیمو:	یہ اتنا آسان نہیں ہے۔
اُداس ہوتے ہوئے	بانو:	میں اب اُس کے ساتھ نہیں رہ سکتی — بوہت ہو گیا — اب نہیں رہ سکتی — نہ اُس کے ساتھ — نہ اُس کی بیوی کے ساتھ۔
سمجھاتے ہوئے	رحیمو:	ایک دو سال کے بعد بھاگ جائیں گے — ابھی تو کچھ ہے ہی نہیں میرے پاس —
بانو اپنی چادر اُتار کر اُس کے ایک سرے کو گردن میں باندھ لیتی ہے۔ رحیمو گھبرا جاتا ہے۔ وہ قہقہہ لگاتی ہے	بانو:	میرے کو لگتا ہے رحیمو میں تو بندریا بن گئی ہوں — ہکو بندر والے کی بندریا
	رحیمو:	کیا کر رہی ہے بانو؟
وہ چادر کا دوسرا سرا	بانو:	کچھ نہیں — تجھے بتا رہی ہوں — بندریا کیا کرتی ہے — لے یہ پکڑ —

رحیمو کے ہاتھ میں دے دیتی ہے۔ رحیمو کچھ سمجھ میں نہ آنے کے انداز میں وہ سرا پکڑتا

ہے۔ بانو بندریا کی طرح بینچ کے گرد چلنے لگتی ہے۔ بھیک والے انداز میں ہاتھ پھیلائے پھر اچانک قہقہہ لگاتے ہوئے دوبارہ بینچ پر آ کر بیٹھ جاتی ہے۔

بانو کی آنکھوں میں ہنستے	رحیمو:	تیرا مگج پھر گیا ہے؟
ہنستے اچانک آنسو آ جاتے ہیں۔	بانو:	عورت کی کوئی جندگی نہیں رحیمو ...... کوئی جندگی نہیں...... جندگی ہے تو بس یہی ہے...... گلے میں رسی باندھ کر ساری دنیا کے آگے دھیلے دھیلے کے لئے ناچتے پھرنا...... رسی نے ہمیشہ مرد کے ہاتھ میں ہی رہنا ہے...... ہکو کے ساتھ رہوں گی تو بھی...... تیرے ساتھ رہوں گی تو بھی...... پر دل بس یہ کرتا ہے کہ اگر گلے میں رسی ہی باندھنی ہے تو رسی اپنی مرجی (مرضی) کے مرد کے ہاتھ میں ہووے...... جس کو دیکھ کر گھن تو نہ آوے۔
کھڑا ہو جاتا ہے	رحیمو:	تیرے سے بڑی باتیں کرنی تھی پر آج تو تو کہیں اور ہی پہنچی ہوئی ہے...... کل بات کروں گا۔

کہتا ہوا جاتا ہے۔ بانو بینچ پر بیٹھی اُسے جاتے دیکھتی رہتی ہے۔ چادر کا ایک سرا اب بھی اُس کی گردن کے گرد بندھا ہوا ہے۔

// Cut //

ہے۔ بانو بندریا کی طرح مینچ کے گرد چلنے لگتی ہے۔ بھیک والے انداز میں ہاتھ پھیلائے پھر اچانک قہقہہ لگاتے ہوئے دوبارہ مینچ پر آ کر بیٹھ جاتی ہے۔

بانو کی آنکھوں میں ہنستے	رحیمو:	تیرا مگج پھر گیا ہے؟
ہنستے اچانک آنسو آ جاتے ہیں۔	بانو:	عورت کی کوئی جندگی نہیں رحیمو ...... کوئی جندگی نہیں ...... جندگی ہے تو بس یہی ہے ...... گلے میں رسی باندھ کر ساری دنیا کے آگے دھیلے دھیلے کے لئے ناچتے پھرنا ...... رسی نے ہمیشہ مرد کے ہاتھ میں ہی رہنا ہے ...... بگو کے ساتھ رہوں گی تو بھی ...... تیرے ساتھ رہوں گی تو بھی ...... پر دل بس یہ کرتا ہے کہ اگر گلے میں رسی ہی باندھنی ہے تو رسی اپنی مرجی (مرضی) کے مرد کے ہاتھ میں ہووے ...... جس کو دیکھ کر گھن تو نہ آوے۔
کھڑا ہو جاتا ہے	رحیمو:	تیرے سے بڑی باتیں کرنی تھی پر آج تو تو کہیں اور ہی پہنچی ہوئی ہے ...... کل بات کروں گا۔

کہتا ہوا جاتا ہے۔ بانو مینچ پر بیٹھی اُسے جاتے دیکھتی رہتی ہے۔ چادر کا ایک سرا اب بھی اُس کی گردن کے گرد بندھا ہوا ہے۔

// Cut //

منظر: 20

وقت : رات
جگہ : بلّو کی جھونپڑی
کردار : بلّو، نیامت

بلّو چھپر کے نیچے چارپائی پر بیٹھا حقہ پیتے ہوئے گہری سوچ میں ڈوبا ہوا ہے۔
نیامت بازو کھجاتی جھونپڑی کے اندر سے نکلتی اُس کے
پاس آ کر بیٹھ جاتی ہے۔

نیامت: تیرے سے ایک بات کرنی ہے۔

کش لگاتا ہے۔

بلّو: کر

نیامت: وہ جنتے ہے نا

بلّو: ہاں

نیامت: وہ اپنا سب سے چھوٹا بیٹا بیچ رہی ہے۔

اکھڑ انداز میں

بلّو: تو؟

منت کرتے ہوئے

نیامت: تو یہ کہ کھرید (خرید) لیتے ہیں...... ہماری کسمت (قسمت) میں اپنی اولاد تو ہے ہی نہیں

لاپرواہی سے — بگو: ابھی نہیں ہے کل کو ہو جائے گی۔

غصے سے — نیامت: بانو سے کچھ نہیں ملے گا تجھے وہ بانجھ ہے بانجھ۔

مزے سے — بگو: میں نے کب کہا کہ بانو سے اولاد ہو گی۔

چونک کر — نیامت: تو پھر کس سے ہو گی؟

بگو: میں شادی کر رہا ہوں۔

بے یقینی سے — نیامت: کیا؟

بگو: کیوں؟...... کوئی انوکھا کام کر رہا ہوں؟

نیامت: کس سے کر رہے ہو؟

بگو: جھمکی سے۔

غصے سے کہتی ہے — نیامت: تین تین جنانیوں کو کہاں رکھو گے ایک جھونپڑی اور چھپر ہے...... اور

بگو اُس کی بات کاٹتا ہے — بگو: میں بانو کو بیچ رہا ہوں۔

حیرانگی سے — نیامت: بیچ رہے ہو؟

حقہ پیتے ہوئے — بگو: ہاں...... اور نہیں رکھ سکتا...... جھمکی کا باپ 40 ہجار (ہزار) مانگ رہا ہے...... میں 40 ہجار کہاں سے لاؤں...... بانو کو بیچوں گا تو رقم پوری ہو جائے گی۔

آہستہ آواز میں — نیامت: کہاں بیچو گے؟

بگو: بتا دوں گا...... کاہے کی جلدی ہے۔

مدھم آواز میں

نیامت: پہلے مت بتانا ورنہ بھاگ جائے گی۔

بلّو: بلّو اُسے اُس کی کبر (قبر) سے بھی لے کر آ جائے گا۔ مجھے پھکر (فکر) نہیں ہے...... میری چیج (چیز) ہے میں بیچوں چاہے رکھوں......

اندر بانو جھونپڑی کے بند دروازے کے ساتھ اندھیرے میں لگی کھڑی ہے۔ اُس کے ماتھے پر بل اور سوچ کے آثار ہیں۔

// Cut //

منظر: 21

وقت : رات

جگہ : بگّو کا گھر

کردار : نیامت، بگّو، بانو

نیامت صحن میں چولہے کے پاس بیٹھی روٹیاں پکا رہی ہے۔ بگّو بہت غصے میں گھر میں داخل ہوتا ہے۔ نیامت اُسے دیکھتی ہے۔ بگّو چھپر کے نیچے پڑی چارپائی پر غصے میں بیٹھ جاتا ہے۔ نیامت

دور سے کہتی ہے۔	نیامت:	روٹی لاؤں؟
بگّو جواباً کہتا ہے	بگّو:	(زہر) جہر لا دے۔
نیامت اُٹھ کر چھپر کے نیچے آ جاتی ہے۔	نیامت:	رے کیا ہوا اتنے گسے میں کیوں ہے؟
	بگّو:	میری تو کسمت ہی کھراب ہے جو پانسہ پھینکوں اُلٹا ہی گرے ہے۔
اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھتی ہے	نیامت:	کچھ بتا تو سہی کیا ہوا؟
	بگّو:	بانو کو بیچنے گیا تھا۔
	نیامت	پھر؟
	بگّو	حرام جادی (حرام: ادی)

کی کوئی کیمت (قیمت)
ہی نہیں ہے...... کوئی
چند ہجار (ہزار) سے جیادہ
(زیادہ) مول ہی نہیں دے را

بانو جھونپڑی سے نکل آتی ہے اور باتیں سُننے لگتی ہے

نیامت بانو کو دیکھ کر بات ادھوری چھوڑ دیتی ہے۔

نیامت: تُو تو کیا سمجھتا تھا کیا لاکھوں......

بانو: چپ ہونے کی ضرورت نہیں جانتی ہوں کہ مجھے بیچ رہا ہے یہ

غصے سے ہاتھ کو ڈگڈگی کی طرح ہلاتے ہوئے کہتا ہے۔

بکو: بیچوں گا تو تب نا جب کوئی کیمت ملے گی...... کوئی کیمت نہیں رہ گئی بانو تیری...... کوئی دو ہجار (ہزار) دے را ہے کوئی چار ہجار (ہزار)

بے اختیار غصے میں کہتی ہے

بانو: جھوٹ بولتا ہے تو...... بکواس کرتا ہے۔

غصے سے

بکو: تو جا...... جا کے کھود (خود) دیکھ لے...... کہیں جیادہ (زیادہ) کیمت ملتی ہے تو لے آ۔

وہ نیامت کی طرف اشارہ کرتی ہے

بانو: میری کیمت نہیں ملے گی تو کیا اس کی کیمت ملے گی؟

بکو: یہ بھی بانجھ ہے تو بھی بانجھ ہے...... اور بانجھ عورت کی کوئی کیمت...... کوئی مول نہیں لگتا

وہ 20 سال کی ہو یا سو سال
کی۔

سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے　بانو: بانو بانجھ ہے بے مول نہیں......
تو کہاں بیچنے گیا تھا...... میں تجھے
بیچ کے بتاتی ہوں...... کتنی کیمت
چاہیے تجھے...... بول کتنی کیمت چاہیے

طنزیہ انداز میں　نیامت: کیوں وہ تیرا یار رحیمو آ کے
دے گا کیا؟

غصے سے　بگو: بلا لے اُس کو...... اگر وہ دیتا
ہے تو وہ لے جائے تجھے...... 20
ہجار دے اور لے جائے تجھے
......

بگو بیزاری اور غصے
سے کہتا ہوا اُٹھ کر جھونپڑی کے اندر گھس جاتا ہے۔ نیامت اور بانو ایک دوسرے کو دیکھتی
رہتی ہیں۔ بانو کے ہونٹ بھینچے ہوئے ہیں۔

// Cut //

منظر: 22

وقت : دن
جگہ : رحیمو کی جھونپڑی
کردار : رحیمو، بانو

....

بانو اور رحیمو جھونپڑی میں آمنے سامنے کھڑے ہیں۔

رحیمو: پر میں 20 ہجار کہاں سے دوں گا ... نہ بانو ... یہ نہیں ہو سکتا ... میں بکو کے پاس نہیں جا سکتا۔

بانو: میں دوں گی تجھے 20 ہجار

چونک کر — رحیمو: تو کہاں سے دے گی؟ ہیں تیرے پاس؟

منت کرتے ہوئے — بانو: تو اُس سے مہلت تو لے کر آ ..... میں بھیک مانگ کر لا دوں گی۔

سر جھٹک کر — رحیمو: کتنی مہلت دے گا وہ 20 ہجار کے لئے تو سال چاہیے

بات کاٹ کر — بانو: نہیں میں چند ہفتوں

میں کمالوں گی

اُلجھ کر	رحیمو:	کیسے کمائے گی تو؟
سنجیدگی سے	بانو:	میں کمالوں گی ......تو اُس سے میرا سودا تو کر ......دیکھ دوبارہ یہ موکا (موقع) نہیں ملے گا۔ ایک بار اُس کے پاس جا اور مجھے کھرید (خرید) ......اُس کو پتہ چلے کہ بانو بے مول نہیں ہے ...... عورت بانجھ ہو تو کیا عورت نہیں رہتی مٹی بن جاتی ہے؟
سوچتے ہوئے	رحیمو:	تو مجھے پہلے 20 ہجار لا کے دے ...... پھر میں اُس کے پاس جاؤں گا۔
غصے سے	بانو:	تب تک وہ مجھے کہیں اور بیچ دے گا ...... دو چار (ہزار) ہجار کے لئے۔
سمجھاتے ہوئے	رحیمو:	پر بانو ......تو کچھ سمجھ ......اس طرح سودے نہیں ہوتے
غصے سے	بانو:	ہوتے ہیں ......اسی طرح ہوتے ہیں ...... 20 ہجار میں تجھے مل جاؤں گی تو کیا مہنگا سودا ہے ...... تیرے بچے کو ماں مل جائے گی ......تو کیا مہنگا سودا

ہے...... اور تیری جیب سے
جائے گا کیا...... ایک روپیہ نہیں
20 ہجار تو بانو کا جائے گا۔

ہتھیار ڈال کر — رحیمو: کتنی مہلت لوں اُس سے؟

بانو: 20 دن کی۔

چونک کر — رحیمو: 20 دن میں 20 ہجار؟

بانو: بانو کو کمانے ہیں...... تجھ کو نہیں
کمالے گی بانو۔

رحیمو حیرانگی سے اُس
کے چہرے کو دیکھتا رہتا ہے۔

// Cut //

منظر: 23

وقت : دن

جگہ : بگّو کا صحن

کردار : نیامت، بانو

....

صحن میں مرغی اور اُس کے چوزے پھر رہے ہیں نیامت اُن کے پاس ایک چوکی پر بیٹھی اُنہیں دانہ ڈالتے ہوئے بڑی محبت سے اُن چوزوں کو ادھر سے ادھر بھاگتے ہوئے دیکھ رہی ہے۔

بانو نل کے پاس بیٹھی اپنے کپڑے دھو رہی ہے پھر وہ اُٹھ کر تار پر اپنے کپڑے جھاڑِ کر لٹکانے لگتی ہے۔ تب نیامت اُسے عجیب سی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

نیامت: رحیمو کو 20 ہجار کہاں سے دے گی؟

بانو جیسے کرنٹ کھا کر مڑ کر اُسے دیکھتی ہے۔

بانو: کون سے 20 ہجار؟

نیامت: وہی 20 ہجار جس کے لئے اُس نے 20 دن کی مہلت لی ہے بگّو سے

بانو: مہلت اُس نے لی ہے اور پوچھ تو میرے سے رئی ہے؟

عجیب مسکراہٹ کے ساتھ	نیامت:	رحیمو کنگلا ہے 200 روپیہ کسی کو نہیں دے سکتا 20 ہجار کہاں سے دے گا۔
اکڑ کر	بانو:	تیرے کو کیسے پتہ کہ کنگلا ہے؟
سر جھٹک کر	نیامت:	پوری بستی کو پتہ ہے۔ میرے کو کیسے پتہ نہیں ہوگا۔
	بانو:	اُس نے کہا ہے تو دے گا۔
مسکراتے ہوئے	نیامت:	جانتی ہوں بانو...... تو دے گی اُسے...... تیرے پاس 20 ہجار ہیں تو بگّو کو دے دے وہ چھمکی کو کھرید لے۔
طنزیہ انداز میں	بانو:	تا کہ میری کبھی تجھ سے اور بگّو سے جان نہ چھوٹے بلکہ چھمکی جیسی ایک اور چڑیل آ کر مجھے چمٹ جائے۔
	نیامت:	تو ہی دے گی نا رحیمو کو 20 ہجار؟
سر ہلاتے ہوئے	بانو:	ہاں دوں گی...... سو بار دوں گی...... جا یہ بھی بتا دے تو بگّو کو۔
	نیامت:	ہیں تیرے پاس؟
	بانو:	کماؤں گی میں۔
بانو جواب دینے کی بجائے	نیامت:	بھیک مانگ کے؟

پلٹ کر کپڑے تار پر لٹکانے لگتی ہے نیامت عجیب سے انداز میں ہنسنے لگتی ہے پھر ہنستے ہنستے اُسے کھانسی ہونے لگتی ہے۔

// Cut //

منظر: 24

وقت : دن

جگہ : سڑک

کردار : بانو، نیامت

....

نیامت سڑک پر بھیک مانگ رہی ہے۔ جب وہ اچانک کچھ فاصلے پر ایک گاڑی کو رُکتے اور اُس کی پچھلی سیٹ سے بانو کو اُترتے دیکھتی ہے بانو نے چہرہ چھپایا ہوا ہے۔ نیامت ٹھٹھک جاتی ہے۔ بانو کے اُترتے ہی گاڑی آگے چلی جاتی ہے۔ بانو نے ابھی نیامت کو نہیں دیکھا وہ سڑک کے کنارے چلنا شروع ہوتی ہے جب نیامت اچانک پیچھے سے آ کر اُسے پکارتی ہے۔

نیامت: بانو...... بانو

بانو پلٹ کر دیکھتی ہے اور چہرے پر گھبراہٹ اور بیزاری ہے۔

بانو: کیا ہے؟

نیامت: تو گاڑی میں بیٹھ کر کہاں سے آئی ہے؟

بانو: کون سی گاڑی؟ کیسی گاڑی

نیامت: میں نے کھود (خود) دیکھی ہے گاڑی...... اور وہ مرد بھی...... کہاں گئی تھی تو

بانو: تو اپنا کام کر...... میرے پیچھے کیوں پڑ گئی ہے

بانو چلنے لگتی ہے۔ نیامت اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے کہتی ہے۔

نیامت: مجھے اپنا دشمن مت سمجھ..... اب تو دیرے بھی
اور میرا رشتہ کھتم (ختم) ہونے
والا ہے......

بانو پلٹ کر اُلجھی ہوئی نظروں سے اُسے دیکھنے لگتی ہے۔ نیامت بھی عجیب انداز میں مسکرا رہی ہے۔

....

....

....

....

نیامت: کسی کے ساتھ جانا ہے تو
چھپ کے جا...... یوں بیچ
باجار (بازار) میں
اُترے گی تو میں نہیں کوئی
اور دیکھ لے گا...... بگو کو بتائے
گا...... پھر اور وخت پڑے گا تجھے۔

عجیب نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھی ہے

بانو: تجھے پتہ ہے۔ کہاں کس کے
ساتھ کس لئے گئی تھی؟

نیامت: نیامت کو کیا سمجھتی ہے تو
...... 20 ہجار ہاتھ پھیلا کے تو کوئی اکٹھا
نہیں کر سکتا ہر عورت وہی کرتی جو
تو کر رہی ہے...... بس جو
بھی کر...... چھپ کے کر

نیامت پلٹ کر چلی جاتی ہے۔ بانو اُلجھی ہوئی نظروں سے اُس کی پشت کو دیکھتی رہتی ہے۔

منظر: 25

وقت : شام

جگہ : سڑک کے کنارے درخت

کردار : بگّو

....

بگّو سڑک کے کنارے پر ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوا ہے۔ بندریا اُس سے کچھ فاصلے پر بیٹھی ہے اور بگّو کچھ نوٹ گننے میں مصروف ہے۔ نوٹ گننے کے بعد وہ اپنی جیب سے ایک رومال نکال کر اُسے کھولتا ہے اور اُس میں بندھے ہوئے نوٹوں کے ساتھ یہ نوٹ بھی رکھ کر دوبارہ باندھ دیتا ہے۔ اور اسے جیب میں احتیاط سے رکھ لیتا ہے۔ وہ بندریا کو دیکھ کر مسکراتا ہے چند لمحوں کے لئے بندریا چھمکی میں تبدیل ہو جاتی ہے' اُس کے گلے میں بندریا کی طرح رسی بھی بندھی ہوتی ہے۔ بگّو ڈگڈگی اٹھا کر بے اختیار اُسے بجانے لگتا ہے۔ بندریا اُٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔

// Cut //

منظر: 26

وقت : رات

جگہ : بگو کی جھونپڑی

کردار : بانو، نیامت

....

نیامت جھونپڑی کے اندر چارپائی پر بیٹھی نوٹ گنتے ہوئے کچھ سوچنے میں مصروف ہے۔ تب بانو اندر داخل ہوتی ہے اور نیامت پر ایک نظر ڈالتی ہے۔ نیامت اپنے روپے اکٹھے کرتے ہوئے اُس سے کہتی ہے۔

نیامت: آ گئی تو؟

بانو: ہاں

وہ چارپائی پر بیٹھتی ہے اور اپنا بایاں پاؤں دائیں گھٹنے پر رکھتے ہوئے اُسے دبانے لگتی ہے نیامت کی رقم پر نظر ڈالتے ہوئے وہ کہتی ہے

بانو: تو آج کل بڑے نوٹ گنتی رہتی ہے......

نیامت: چھمکی کے لئے گن رہی ہوں...... بگو کو دوں گی...... اُس کو چاہیے

(مسکراتے ہوئے)
بانو: ایک سوکن سے جان
چھوٹے گی تو دوسری کا
پھندا گلے میں ڈال لے
گی۔ پھر اُس کی جندگی
اجیرن کرے گی بچے کے
لئے۔

(جواب دینے کی بجائے عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھتی ہے۔)
نیامت: تیرے پاس کتنی رکم
ہوگئی؟

بانو: ابھی 20 ہجار نہیں ہوئے

نیامت: پانچ دن رہ گئے ہیں

(عجیب سے انداز میں)
بانو: جانتی ہوں پانچ دن رہ گئے ہیں
...... 20 دن میں 20 ہجار نہ
ہو سکے تو تو دے گی مجھے کچھ رکم
(رقم)؟

نیامت: ہاں دے دوں گی۔

(مسکراتی ہے۔)
بانو: تیرا دل پچھلے پندرہ دن میں
اتنا بڑا کیسے ہوگیا نیامت بی بی؟

نیامت: تیرے سے جان چھوٹ جاوے
اور کیا چاہیے میرے کو

بانو: اپنے ہاتھ سے پیسہ دے کے
جان چھڑاوے گی

نیامت: تیری بھی تو چھوٹے گی

بانو: ہاں میری تو چھوٹے گی......
میری تو جندگی سنور جائے
گی...... رحیمو اور منے کے ساتھ

اپنا گھر ہووے گا...... اولاد

ہووے گی...... اور تو تیرا

کیا ہو گا...... وہی کِل کِل......

وہی بلّو بندر والا...... اور

میری جگہ چھمّکی

بانو طنزیہ انداز میں

مسکراتے ہوئے کمرے سے چلی جاتی ہے۔ نیامت اُس کے جانے کے بعد عجیب سے انداز میں مسکراتی ہے۔

// Cut //

منظر: 29

وقت	:	دن
جگہ	:	میدان
کردار	:	بکُّو

....

بکُّو ایک میدان میں پوری طاقت سے ڈگڈگی بجاتے ہوئے بندریا کی رسی کھینچ کھینچ کر اُسے ہدایات دے رہا ہے آس پاس کھڑے لوگ تالیاں بجاتے ہوئے زمین پر پھیلی چادر میں روپے پھینک رہے ہیں۔

// Cut //

منظر: 30

وقت	:	رات
جگہ	:	بگو کا جھونپڑا، رحیمو کا جھونپڑا
کردار	:	بانو، رحیمو، منا

....

بانو نیم اندھیرے میں جھونپڑی کے اندر چارپائی پر لیٹی ہوئی ہے۔ اُس کی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں وہ تصور میں اپنے آپ کو رحیمو کی جھونپڑی میں اُس کے اور منے کے ساتھ دیکھ رہی ہے۔ وہ منے کو گود میں لئے ہوئے ہے جبکہ رحیمو پیار بھری نظروں سے اُسے دیکھ رہا ہے۔

بانو چارپائی میں لیٹی مسکرانے لگتی ہے۔

// Cut //

منظر: 31

وقت	:	رات
جگہ	:	بگّو کی جھونپڑی
کردار	:	بگّو، چھمکی

....

بگّو اندھیرے میں جھونپڑی کے باہر چھپر کے نیچے پڑی چارپائی پر لیٹا ہوا ہے اُس کی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں۔ وہ تصور میں چھمکی کو اپنے صحن میں ایک بچے کو گود میں لئے دیکھ رہا ہے۔ جبکہ وہ خود اُس کے پاس بیٹھا اُسے محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا ہے

بگو مسکرانے لگتا ہے اور آنکھیں بند کر لیتا ہے۔

// Cut //

منظر: 32

وقت : رات

جگہ : بگّو کی جھونپڑی

کردار : نیامت

....

نیامت جھونپڑی کے اندر بانو سے کچھ فاصلے پر ایک دوسری چارپائی پر لیٹی ہوئی ہے۔ اُس کی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں اور وہ تصور میں کچھ دیکھتے ہوئے مسکرا رہی ہے۔ اُس کے کانوں میں کسی بچے کی آوازیں، کھلکھلاہٹیں گونج رہی ہیں۔

// Cut //

منظر: 33

وقت : رات
جگہ : بکّو کی جھونپڑی
کردار : بکّو، نیامت، بانو

....

بانو اور نیامت چھپر کے نیچے بیٹھی چارپائی پر باتیں کر رہی ہیں۔

بانو: آج آکھری (آخری) رات ہے میری تیرے گھر میں

مسکراتے ہوئے
نیامت: لے...... اب یہ صرپھ میرا گھر ہو گیا ہے؟

گہرا سانس لے کر
بانو: ہاں یہ بس تیرا ہی گھر تھا میں تو پتہ نہیں کس (سزا) سجا کو کاٹنے آئی یہاں پر

نیامت: اب تو ایسا نہ کہہ...... اب تو جا رئی ہے یہاں سے

اطمینان سے
بانو: ہاں اب تو جا رئی ہوں یاں سے...... رحیمو صبح آ کے مجھے یہاں سے لے جاوے گا۔

نیامت: 20 ہجار پورا ہے؟

بانو: پورا نہ ہوتا ...... تو میں اس وقت یہاں بیٹھی ہوتی؟ ...... سڑکوں پر دربدر نہ پھر رئی ہوتی۔

بگو گھر کے اندر داخل ہوتا ہے وہ بھی بڑا پرجوش اور خوش نظر آ رہا ہوتا ہے۔ بانو کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے

نیامت: لے بگو بھی آ گیا

بانو: رحمو کب آ را ہے پیسے لے کے؟

بانو: رحمو تو صبح آوے گا ...... پر میرے کو 20 ہجار دے گیا ہے ...... کہہ را تھا صبح آ کے میں کھود (خود) بگو کے حوالے کروں گا۔

بگو: رے یہ تو تو نے بڑی اچھی کھبر (خبر) سنائی۔

وہ کہتا ہوا چھپر کی سیڑھیوں میں بیٹھ جاتا ہے

نیامت: اور تو نے اپنے 20 ہجار کا کیا کیا جو چھمکی کے لئے اکٹھا کر را تھا؟

اپنے تھیلے کو تھپتھپاتا ہے

بگو: 20 ہجار ہیں میرے پاس ...... لے کر آیا ہوں ...... 20 ہجار بانو دے گی اور کل چھمکی یہاں بیٹھی ہوگی۔

نیامت: لا ...... میں اندر رکھ آؤں

کھڑا ہوتے ہوئے

بگو: نہ میں کھود (خود) رکھوں گا۔ تو آج مُرگی (مرغی) پکا ...... بھنگ کوٹ ...... میں لے کر آیا ہوں آج رات کھوشی (خوشی) منائیں گے۔

کہتا ہوا جھونپڑی کے اندر جاتا ہے۔ بانو اور نیامت ہنسنے لگتی ہیں۔

// Cut //

منظر:34

وقت	:	رات
جگہ	:	بگّو کا جھونپڑا
کردار	:	بگّو، بانو، نیامت

....

تینوں چھپر کے نیچے دسترخوان پر بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ باتیں کر رہے ہیں۔ قہقہے لگا رہے ہیں اور بھنگ پی رہے ہیں۔ بگّو اپنی بندریا کو بھی روٹی کے ٹکڑے پھینک رہا ہے۔

// Cut //

منظر: 35

وقت : دن

جگہ : بگو کی جھونپڑی

کردار : بگو، بانو، نیامت، بچہ

....

بانو چار پائی پر سو رہی ہے جب اچانک بگو اُس کے بازو کو جھنجھوڑ کر اُسے اٹھاتا ہے

بگو: بانو ...... اے بانو ...... اٹھ ...... بانو ......

بانو کسلمندانہ انداز میں آنکھوں کو ملتے ہوئے آنکھیں کھولتی ہے۔

بانو: صبح ...... ہو گئی ......

بگو: دس بج رہے ہیں۔ لا مجھے دے 20 ہجار مجھے چھمکی کے ہاں جانا ہے۔

بانو سر پکڑے ہوئے اُٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ لڑکھڑاتی ہے

بانو: پتہ نہیں سر کو کیا ہوا ہے۔

بگو: بھنگ پی ہے اُس کا اثر ہے۔

بانو: کون سا پہلی بار پی

ہے پہلے بھی تو پیتی ہوں
مگر آج کی طرح......

وہ جاتی ہوئی اپنے صندوق کو کھول کر کپڑے اِدھر اُدھر کر کے روپے ڈھونڈنا شروع ہوتی ہے۔ روپے نہیں ملتے وہ کچھ پریشان سی ہو کر ہاتھ مارتے ہوئے کپڑے اِدھر اُدھر کرتی ہے۔

بگّو: کیا ہوا؟

بانو: روپے مل نہیں رہے

بگّو: رحیمو دے کر بھی گیا تھا کہ نہیں۔

وہ اب پریشان سی صندوق کے سارے کپڑے نکال کر باہر اُچھال رہی ہے۔ صندوق خالی ہو جاتا ہے۔ بگّو آگے بڑھ کر صندوق میں جھانکتا ہے اور طیش میں آ جاتا ہے

بانو: دے کے گیا تھا...... دے کے کیوں نہ جاتا۔

بگّو: دیکھ بانو میرے ساتھ کوئی چلاکی مت کرنا...... آج مجھے 20 ہجار نہ ملے تو چھمکی کا سودا کھتم (ختم) ہو جائے گا اور اُس کے ساتھ تیرے یار کا بھی۔

روہانسی ہو جاتی ہے۔

بانو: میں سچ کہتی ہوں وہ 20 ہجار دے کے گیا تھا...... میں نے کھود (خود) ادھر

رکھے ...... اب پتہ نہیں کہاں ہیں

بکّو: بانجھ عورت ...... تو اور تیرے مکر ...... دیکھ لوں گا میں تجھے بھی۔

بکّو اپنے صندوق کی طرف جاتا ہے اور اُسے کھول کر اپنی رقم نکالنے لگتا ہے۔ بانو اب صندوق سے باہر کھلے ہوئے کپڑوں میں اپنی رقم ڈھونڈھ رہی ہے۔ بکّو کو بھی اچانک پریشانی ہونے لگتی ہے۔ اُس کی رقم بھی غائب ہے۔ وہ بھی اپنے صندوق سے کپڑے اضطراب کے عالم میں باہر پھینکنے لگتا ہے۔ بانو چونک کر اُسے دیکھتی ہے۔

بانو: کیا ہوا؟

بکّو: میری رکم (رقم) بھی نہیں ہے

بانو بے اختیار اُس کے صندوق کے پاس چلی آتی ہے اور خود بھی کپڑے باہر پھینکتے ہوئے

بانو: بکّو ...... دھیان سے دیکھ ...... رکم کہاں جائے گی۔

رقم کو ڈھونڈنے لگتی ہے۔ صندوق خالی ہو جاتا ہے وہ دونوں سفید چہرے کے ساتھ ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگتے ہیں اور تبھی انہیں کمرے کے باہر ایک بچے کے کھلکھلانے کی آوازیں سنائی دیتے ہیں۔

وہ دونوں سرپٹ بھاگتے ہوئے جھونپڑی کا دروازہ کھول کر باہر آتے ہیں۔ صحن میں نیامت رحمو کا منا اُٹھائے کھڑی ہے۔ بکّو بلند آواز میں اُس سے کہتا ہے۔

بکّو: اندر میرا اور بانو کا پیسا نہیں ہے ...... کسی نے چوری کر لیا۔

اطمینان سے

نیامت: کسی نے چوری نہیں کیا میں نے لیا ہے۔

چونک کر

بانو: تو نے؟

نیامت: میں نے سودا کیا ہے۔

کھلے منہ کے ساتھ

بکّو: سودا؟

نیامت: رحیمو کو 40 ہجار دے کر یہ بچہ لے لیا ہے۔

چلّا کر

بکّو: کیا؟

آرام سے

نیامت: رحیمو 40 ہجار میں چھمکی کو کھرید کے اُس کے ساتھ بستی چھوڑ کر چلا گیا۔

بانو بے اختیار سینے پر ہاتھ رکھ کر چیخ مارتی ہے۔ بکو گالیاں بکتے ہوئے نیامت پر لپکتا ہے اور اُسے پیٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ بانو بلند آواز میں چھپر میں کھڑی رو رہی ہے۔ بچہ نیامت کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر کر رونے لگتا ہے۔ نیامت بکّو سے آرام سے پٹتے ہوئے بانو سے کہتی ہے۔

بکّو: حرام جادی...... کتیا...... چنڈال...... بدجات

نیامت: بچے کو تو اُٹھا لے رو رہا ہے...... 40 ہجار کھرچے (خرچے) ہیں...... سودا کیا ہے آکھر (آخر) بچہ ہی تو چاہیے تھا ہم تینوں کو۔

بانو چھپر سے روتے ہوئے اُسے گالیاں دیتے ہوئے اُترتی

بانو: چڑیل، ڈائن، بڑھیا

ہے اور بچے کو زمین سے
اُٹھا کر اُسے پچکارنے لگتی
ہے۔

کتیا...... چنڈال'
بدجات ....
چپ میرا چاند..... چپ
نہ رو...... چُپ ہو
جا...... ماں صدکے (صدقے)
ماں واری ...... چپ

بکو نیامت کے بال کھینچتے ہوئے
اُسے ایک اور گھونسہ مارتا ہے۔

بکُو : 40 ہجار کا بچہ......
40 ہجار کے تو 40 آ جاتے
اس جیسے...... بدجات
......

نیامت مسکراتے ہوئے پٹتی رہتی
ہے۔

// Cut //